سید شہزاد امتیاز

مہنگائی

روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی نے متوسط طبقے کی سفید پوشی کا بھرم کھول کر رکھ دیا ہے۔

حقیقت تلخ ہونے کے باوجود ناقابل انکار ہوتی ہے لیکن باشعور افراد زندہ قوموں میں ان کا شمار نہیں ہوتا کہ حقائق سے چشم پوشی کریں یا اپنی مشکلات و مسائل کے جائز اظہار میں گریزاں ہوں۔ ماہرین معاشیات کی تازہ ترین آراء دنیا بھر میں افراط زر ختم ہونے کی خوشخبری سناتی ہیں یا کساد بازاری کے بادل چھٹ جانے کی نوید دیتی ہیں لیکن یہ اپنی جگہ طے شدہ آمد ہے کہ مہنگائی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور جائز وسائل سے آمدنی رکھنے والا طبقہ اقتصادی بدحالی میں گھرتا چلا جارہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ دھڑا دھڑ بیرون ملک جارہے ہیں۔ خواہ وہاں انھیں ہوٹلوں کی میزیں اور برتن ہی کیوں نہ صاف کرنے پڑیں۔ گورنمنٹ سیکٹر اور پرائیویٹ سیکٹر کے شعبوں میں تنخواہوں کا جو معیار مقرر کیا گیا تھا وہ 1995ء میں اشیائے صرف کی شرحوں سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا۔ اگر آمدنی اور مصارف میں یہ ہوشربا تضاد ایک واضح حقیقت بن چکا ہوتا تو خود حکومت پاکستان کے قومی کمیشن کو اپنے جاری کردہ سوالنامے میں خاص طور پر یہ دریافت کرنے کی ہرگز ضرورت پیش نہ آتی کہ حکومت کو موجودہ صورت حال میں قیمتوں اور آمدنی کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر کیا پالیسی اختیار کرنی چاہیے۔

قیمتوں کو اپنی جگہ برقرار رکھنا اسی وقت تک درست قرار دیا جاسکتا ہے۔ جب لوگوں کی آمدن اور قیمتوں میں توازن برقرار ہو۔ لیکن اس توازن کے بگڑ جانے کے بعد اس کا کوئی معقول جواز نظر نہیں آتا۔ جس سے تاجروں کی من مانی قیمتیں برقرار رہیں۔ اور ذرائع آمدنی کے لحاظ سے لوگوں میں اس کا سامنا کرنے کی سکت باقی نہ رہے۔ اس طرح کسی غیر طبقاتی معاشرے کو جنم و دنم دینے کا دعویٰ صرف خواب بن کر رہ جاتا ہے۔

ہمارے ہاں بھی اقتصادی سطح پر درجہ بندی موجود ہے لیکن پہلے نچلے درجے پر معاشی حالت زیادہ خراب تھی۔ اور اب متوسط طبقہ سب زیادہ تباہ حال زندگی گذار رہا ہے۔ سوال یہ نہیں کہ آج اشیاء صرف کی ان چیزوں کے نرخ کیا ہیں؟ اور یہ کس صورت کے ساتھ بڑھ رہے ہیں۔ ایک سال بیشتر صورت کیا تھی؟ دو سال قبل یہ اشیاء کس طرح باآسانی سستی مل جاتی تھیں۔ تو اس پورے نظام میں خرابی کس جگہ ہے۔ اور کیا وجہ ہے کہ نرخ بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ اور ذرائع آمدنی ان سے بہت پیچھے رہ گئی ہے۔

گریڈ نمبر1 سے گریڈ نمبر16 تک سرکاری ملازمین کا سروے کیا جائے تو اس معاشی الجھن کا مکمل اندازہ ہو سکتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ فی الوقت ہمارا واقع نصب العین کہ اس پر متعلقہ ماہرین نے غور کیا ہوگا۔ حکومت مہنگائی کم کرنے کی جو تدابیر اختیار کرتی رہی ہے اس کے نتائج کم و بیش ہمارے سامنے ہیں یا تو منافع خور انہیں ناکام بناتے ہیں یا نوٹوں سے بھری ہوئی جیبیں غریب صارفین کی حق تلفی کرتی ہیں۔ اور یہ محاسبہ کی بے قاعدگی ان اچھی توقعات کو پروان چڑھنے نہیں دیتی۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کے کسی ابتدائی گریڈ میں کام کرنے والا ملازم ہو یا کسی غیر سرکاری صنعتی اور تجارتی ادارے کا کارکن ہو وہ مہینہ کے روز مالی کش مکش میں گزارتا ہے اور پھر تنخواہ ملتی ہے وہ فوری اور مقررہ مصارف کی نذر ہو جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تنخواہیں ضرورت اور مہنگائی کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اشیائے صرف کی قیمتیں گھٹانے کی مہم شروع کی جائے۔ پرائیویٹ اور سرکاری شعبہ ملازمین کی تنخواہوں میں 1995ء کے نرخوں کی مناسبت سے اضافہ کیا جائے تاکہ ایک عام آدمی زائد نرخوں کے باوجود پیٹ بھر کر کھانا کھا سکے۔ مناسب لباس پہن سکے۔ کرایہ مکان ادا کر سکے اور اپنے بچوں کی بہتر تعلیم و تربیت کر سکے۔ اس طرح افراط زر کے پھیلنے کا کوئی اندیشہ نہیں پھر فاضل رقوم بچت سکیموں میں لگنے کے بعد دوبارہ بنکوں میں واپس لے جائیں۔

"مہنگائی کم کرو" یہ نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی طبقوں کو برقرار رکھنے کی تگ ودو ہونی چاہیے کیونکہ قیمت مستحکم رکھنے کا مرحلہ اس وقت آئے گا جب ہم آمدنی اور اخراجات سے متوازن معاشرہ تعمیر کرنے میں کامیاب ہو چکے ہوں گے۔ اور ہمارے سامنے صرف یہی مسئلہ رہ جائے گا کہ قیمتیں اپنی سطح پر رکھی جائیں۔ بہرحال یہ مرض معاشرہ میں سرطان کی طرح پھیل چکا ہے اس لئے شاید قابو نہ پایا جا سکے۔ لہٰذا لازماً عبوری عرصے کے لئے کوئی حل سوچنا ہوگا۔

حالانکہ ضرورت اس بات کی نہیں ہوتی کہ قیمتیں گذشتہ چند سالوں میں بتدریج بڑھتے بڑھتے کس سطح پر جا پہنچی ہیں۔ انہیں وہیں مستقل حیثیت دے دی جائے اور پختہ کر دیا جائے بلکہ مسئلہ یہ درپیش ہوتا ہے کہ اس اونچی سطح سے اشیاء صرف کے نرخوں کو نچلی سطح پر کیوں کر لایا جائے کہ مہنگائی کا سدباب ہو۔

آل پاکستان حسن قرآءات کانفرنس

تمام احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 25 مئی بروز جمعرات بمقام دارالقراء جامعہ عزیزیہ ساہیوال میں آل پاکستان حسن قرآءات کانفرنس کا انعقاد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کے نامور قراء و ماہرین فن تجوید و قرآءات منفرد لہجات سے لوگوں کے دلوں کو منور فرمائیں گے۔ احباب گرامی سے شرکت کی پرزور اپیل ہے۔ شکریہ

منجانب! قاری عبید اللہ غازی